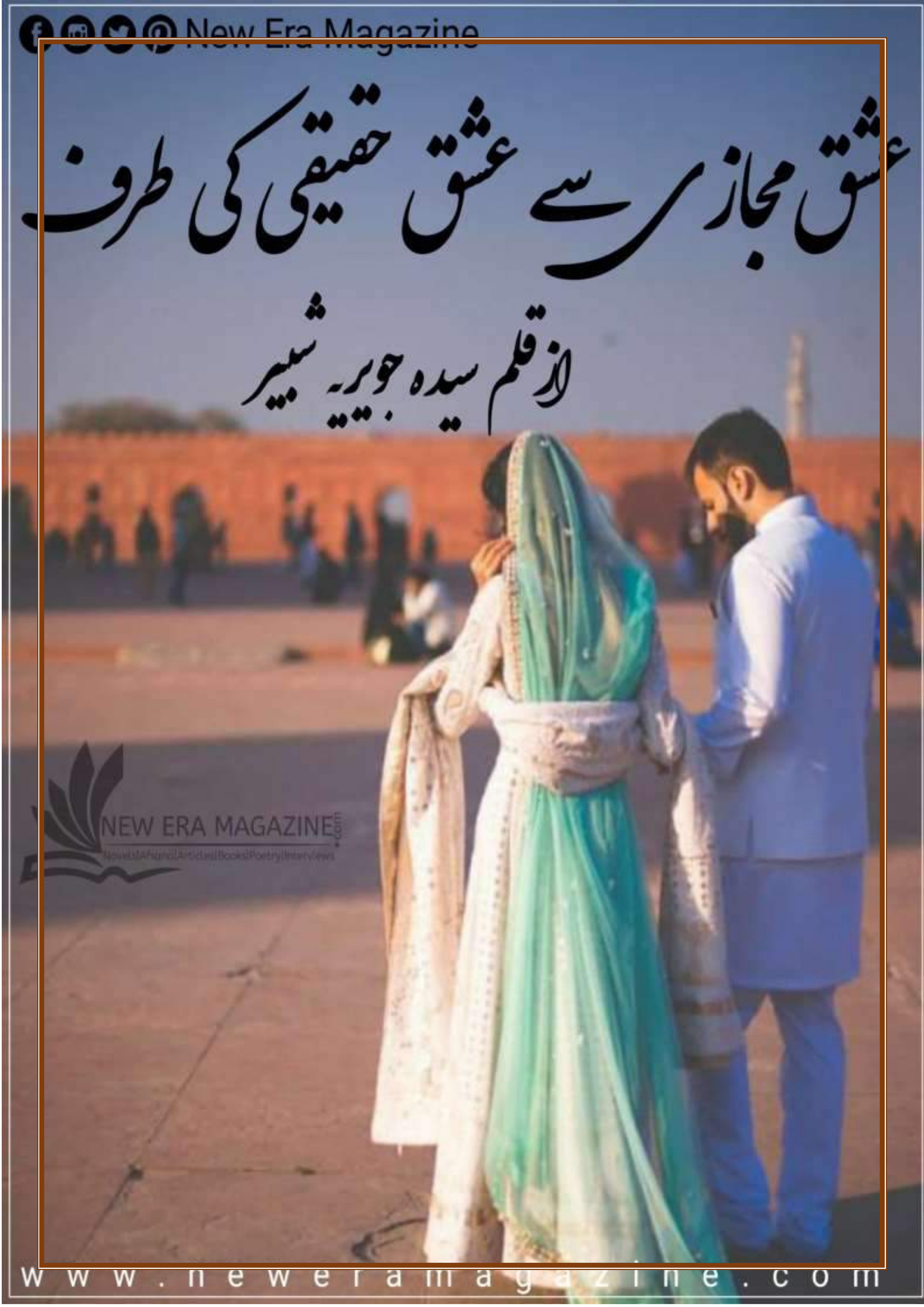
New Era Magazine
عشق مجازی سے عشق حقیقی کی طرف
از قلم سیدہ جویریہ شبیر
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

عشق مجازی سے عشق حقیقی کی طرف

از سیدہ جویریہ شبیر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کہتے ہیں نہ کہ انسان جو سوچتا ہے ویسا نہیں

ہوتا اور انسان ان راستوں کا مسافر ہو جاتا ہے

جسکا کبھی گمان بھی نہ گزرا ہو۔ ہوا کہ ایک ٹھنڈے جھونکے نے اسکے سوچ کے تسلسل

کو توڑا

تھا نجانے سے وہاں بیٹھے کتنا وقت گزر چکا تھا ایک نظر آسمان پر چھائی لالی کی طرف

ڈال کر کھڑی ہوئی اور اپنے قدم اندر بنے لاونج کی طرف بڑھا دیئے۔۔۔۔۔۔۔۔

کالج میں داخلہ لیے اسے ایک ہفتہ گزر چکا تھا لیکن ابھی وہ وہاں کے ماحول کو سمجھی نہیں

تھی دوست تو اسنے بنالی تھی جسکی وجہ اسکی نرم مزاجی اور خوش اخلاقی تھی اتنا عرصہ

ایک ہی اسکول میں پڑھنے اور میٹرک کے بعد الوداعی کلمات اپنے دوستوں کو کہہ کر

گیارھویں جماعت پڑھنے کیلیئے اس کالج میں ایڈمیشن لیا تھا دکھ تو بہت ہوا تھا اپنی

دوستوں سے بچھڑنے کا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ ایمن نے زور سے اسکا کندھا ہلایا کیا ہوا ملیحہ یہاں کیوں بیٹھی

ہو کچھ نہیں یار اسکول کی یاد آرہی تھی ملیحہ نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

او ہو تم بھی چلو آو کینٹین چل کر کچھ کھاتے ہیں بڑے زور کی بھوک لگی ہے وہ ایسی ہی

تھی کسی چیز کو سیریس نہ لینے والی اپر کلاس سے تعلق رکھنے والی ایمن بھی دوسرے

اسکول سے میٹرک کر کے حال ہی میں ایڈمیشن لیا تھا اور ملیحہ کی کالج کی پہلی دوست بھی یا شاید دشمن یہ فیصلہ تو وقت ہی نے کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ کا تعلق مڈل کلاس سے تھا اسکے والد سرکاری ملازم تھے لیکن پھر بھی اپنی اولاد کو اچھا کہلاتے اور اچھا پہناتے تھے حمید صاحب (ملیحہ کے بابا) کی ہمیشہ یہ ہی خواہش تھی کہ اپنے بچوں کی ہر بات کو پورا کریں لیکین یہ خواہش بھی تھی کہ اپنے بچوں کو اعلی تعلیم دلائیں اسی وجہ سے ملیحہ شہر کے اچھے کالج میں زیر تعلیم تھی۔۔۔۔حمید صاحب کے چار بچے تھے دو بیٹے اور دو بیٹی جس میں ملیحہ دوسرے نمبر کی تھی بڑی بیٹی آمنہ بی۔ایس۔سی کے پہلے پارٹ میں جبکہ دونوں چھوٹے بیٹے اسکول میں پڑھتے تھے۔

کالج سے اکر کھانہ کھایا اور ظہر کی نماز ادا کر کے لیٹنے کے ارادے سے بیڈ پر آ گی کیا ہوا آپی اتنی خوش کیوں نظر آ رہی ہو ملیحہ کی نظر آمنہ پر پڑی تو پوچھے بنا نہ رہ سکی ملیحہ آج بابا نے مجھے موبائل لا کر دیا ہے کیا!!!!آمنہ کی بات پر ملیحہ خوشی سے جھوم اٹھی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کونسی کمپنی کا ہے مجھے تو بہت اکسائٹمنٹ ہو رہی ہے دیکھائے نہ جلدی صبر تو رکھو لڑکی دیکھا رہی ہوں امنہ دراز میں سے موبائل نکال کر ملیحہ کی طرف Q Mobile i6i بڑھایا ملیحہ نے جھپٹنے کے سے انداز میں موبائل

پکڑا اچانک موبائل امنہ کو دیا اور کمرے سے نکل گئ۔۔۔۔۔بابا!! بابا!! کیا ھوا خیریت تو ہے حمید صاحب نے ملیحہ کو پیار سے دیکھا بابا میرا موبائل کہاں ہے حمید صاحب نے مسکرا کر دیکھا اور کہا بیٹا آپ کو کیا کام ہے موبائل سے بابا مجھے بھی آپی کی طرح موبائل چاہئیے ملیحہ نے خفگی سے باپ کو دیکھتے ہوئے کہا بیٹا امنہ کو ضرورت تھی اس لئے اسے دے دیا آپ بھی استعمال کر لینا اور ابھی اپ چھوٹی ہو اسی لئے اپنی تعلیم پر توجہ دو حمید صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو ملیحہ خاموش ہو گئی اور اپنے کمرہ میں اکر سو گئی حمید صاحب نے اسکی خاموشی محسوس کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمیں لگتا ہے کہ ہمارے ماں باپ ہمیں بے کار میں روکتے ٹوکتے ہیں لیکن انکا جتنا تجربہ ہوتا ہے اتنی ہماری سوچ بھی نہیں ہوتی اور ملیحہ بھی اسی سوچ کا شکار تھی۔۔۔۔۔

ملیحہ تمھاری Fb id ہے ایمن نے ملیحہ سے پوچھا ہاں ہے نہ تمھرا کس نام سے اکائونٹ ہے ایمن خان اچھا اج میں تمہیں ریکویسٹ بھیجو نگی مجھے ایڈ کر لینا اوکے؟؟؟ اوکے آو کلاس میں چلیں۔۔۔۔۔

فزکس کا پریڈ تھا اور سر کسی وجہ سے نہ اسکے تھے ایمن نے کہا اج سر نہیں ائے

لائبریری چلیں باتیں کریں نگے ملیحہ نے بھی حامی بھر لی ایمن تم دروازہ لوک کیوں کر رہی ہو ملیحہ نے ایمن کو دروازہ بند کرتے دیکھ کر بولی چپ یار ہلکے بولو کوئی اجائے گا میں تمہیں ایک چیز دیکھاؤں گی ملیحہ تم مجھ سے پرامس کرو کسی کو نہیں بتاؤ گی ایمن نے ملیحہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا اوکے نہیں بتاؤں گی ایمن نے پاکٹ میں سے موبائل نکال کر ملیحہ کو دیکھایا۔۔۔۔۔۔۔

یہ موبائل تت تم کالج لائی ہو یہاں توالاؤ نہیں ہے کسی نے دیکھ لیا تو۔۔ملیحہ کو حیرت ہوئی ایمن کی دیدہ دلیری پر اسکو تو یہ خیال ہی بہت تھا کہ اگر کسی نے دیکھ لیا اس سے اگے تو سوچنا بھی دشوار تھا یار کچھ نہیں ہوتا بس ہمت کرنی پڑتی ہے میں تمہیں اپنے دوست کی تصویر دیکھاتی ہوں ایمن نے ملیحہ کے سامنے موبائل کی اسکرین کو لاتے ہوئے کہا ملیحہ کو اسکا یہ دوست ذرا نہ بھایا تھا بالوں کو پیچھے سے ربڑ بینڈ میں قید کیا ہوا ہاتھوں میں بریسلیٹ پہنا ہوا لفنگا ٹائپ لگ رہا تھا ایمن کیا تم اس سے شادی کرو گی ملیحہ کی بات پر ایمن نے کرنٹ کھا کر ملیحہ کو دیکھا واٹ!!!! تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ اسکی شکل دیکھی ہے تم نے کہیں سے بھی یہ میرے شایان شان نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ملیحہ نے حیرت سے ایمن کو دیکھا شکل سے تو معصوم ہی لگتی تھی جبھی تو ملیحہ نے اس سے دوستی کی۔۔۔۔۔لیکن کہتے ھیں نہ کہ جو ظاہری اچھا ہو ضروری نہیں اسکا باطن بھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسا ہی ہو۔۔۔۔۔۔اور یہ بات ملیحہ نے اب جانی تھی اگر تمھیں یہ اچھا نہیں لگتا تو تم اس سے بات کیوں کرتی ہو ایمن نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا ارے یار!!!!!تم تو بہت معصوم ہو دیکھو میری جان یہ جو اس طرح کے لڑکے ہوتے ہیں یہ ہمارے لئے (Money bank) جیسے ہوتے ہیں انکو ادائیں اور نخرے دیکھاؤ پھر جو چاہے منگوالو ایمن کی باتیں سن کر ملیحہ کو لگا اسنے غلطی کی ایمن سے دوستی کر کے۔۔۔۔۔

ایمن یار تم کیوں اپنے ماں باپ کو دھوکا دے رہی ہو انہوں نے تم پر اعتماد کیا تم یہ سب غلط کر رہی ہو ملیحہ نے دکھ سے دیکھتے ہوئے ایمن کو سمجھانہ چاہا۔۔۔تم ابھی نئی آئی ہو تمہیں کیا پتا لائف کو انجوائے کرنا چاہیے ملیحہ کچھ سوچ کر خاموش ہو گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے لوگوں کو وقت بتاتا ہے۔۔۔۔

ملیحہ کالج سے اکر ڈسٹرب ہی رہی اور یہی سوچتی رہی کہیں میں نے ایمن کو دوست بنا کر غلطی تو نہیں کی لیکن پھر سوچا وہ اپنے فعل کی خود ذمہ دار ہے میری تو صرف کالج تک ہی دوستی ہے ملیحہ نے مطمئن ہو کر انکھیں موند لیں۔۔۔۔

جب انسان کو لگے کہ یہ راہ غلط ہے تو وہ راستہ ہمیں چھوڑ دینا چاہیئے کیوں کہ ضروری نہیں جیسا ہم نے سمجھا ہے ویسا ہی ہو اور یہ بات ملیحہ کو وقت نے سمجھانا تھا۔۔۔۔۔

ملیحہ کافی حد تک کالج میں ایڈجیسٹ ہو گئ تھی ملییحہ بات سنو ایمن نے ملیحہ کو کہا جو پورے انہماک سے کلاس ٹیچر کے لیکچر کو اٹینڈ کر رہی تھی چپ ہو جاؤ سر ڈانٹے گے لیکچر نوٹ کرنے دو ایمن نے ملیحہ کا رجسٹر چھین لیا جس میں وہ لکھ رہی تھی ملیحہ نے تیوری چڑھا کے ایمن کو گھورا یہ کوئ مذاق کا ٹائم ہے واپس دو مجھے سر جو لیکچر دے رہے تھے دونوں کو بات کرتے ہوئے دیکھ لیا آپ دونوں کو اگر پڑھنا نھیں ہیں تو کلاس سے باہر تشریف لے جائیں پوری کلاس کو ڈسٹرب نہ کریں۔اب تو یہ روز کا معمول ہو گیا میتھ کے پیریڈ میں دونوں باہر پائ جاتیں شروع میں ملیحہ کو انسلٹ فیل ہوئ پھر وہ عادی ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ کمپیوٹر پر ایمن سے بات کر رہی تھی کہ کسی جہانگیر نامی لڑکہ کی فرینڈز ریکوئسٹ آئ ملیحہ نے جلدی ایمن کو میسج پر بتایا ایمن نے کہا ڈیلیٹ نہیں کرنا بلکہ اکسیپٹ کر وایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا کہ ملیحہ کے پاس پہلی دفعہ کوئ لڑکہ کی ریکوسٹ آئ تھی جب سے اس نے سوشل میڈیا جوائن کیا تھا کوئ نہ کوئ ریکوئسٹ آتی رہتی تھی اس نے کبھی اہمیت نہیں دی۔۔۔ایمن کی باتوں اور سنگت کا اثر تھا آج وہ خود اسی راہ میں جا رہی تھی جس راہ سے کبھی وہ ایمن کو روکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے ہیں نہ کہ انسان کا دوست اسکا آئین دار ہوتا ہے اس لیے دوستی دیکھ بھال کر کرنی چاہیئے اگر ملیحہ یہ جانتی کہ اسکو یہ دوستی کتنی مہنگی پڑیگی تو وہ اسی دن سے کنارہ کشی اختیار کر لیتی جب اس پر ایمن کے رنگ ڈھنگ اشکار ہوئے تھے۔۔۔

ملیحہ نے جیسے ہی رکویسٹ اکسپٹ کی 5 منٹ بعد جہانگیر کا میسج آیا hy how are youملیحہ نے میسج پڑھکر جلدی اپنا فیس بوک اکاؤنٹ لوگ اٗوٹ کیا کہ کہیں کوئ دیکھ نہ لے جب چور اپنے اندر ہو تو انسان اسی طرح ڈرتا ہے۔۔ کمپیوٹر بند کر کے وہ اپنے بیڈ پر اکر لیٹ گئ۔۔۔۔

آمنہ اور ملیحہ کا کمرا مشترکہ تھا۔۔

حمید صاحب کا گھر زیادہ بڑا نہ تھا 3 کمرہ اور لائونج بنا ہوا تھا انہیں زیادہ کی حرص بھی نہیں تھی وہ تھوڑے پر بھی صبر و شکر کرنے والے شخص ہیں اور مطمئن ہیں اپنی زندگی سے۔۔۔ مدیحہ بیگم حمید صاحب کی بیوی نرم خو مزاج اور حساس طبیعت کی مالک ہیں انکے چاروں بچے ہی خوش شکل اور ذہین ہیں

تمھاری کیا بات ہوئ اس لڑکہ سے ایمن نے ملیحہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا انہوں نے آج بھی میتھ کی کلاس بنک کی تھی بات کہاں میں نے تو ریپلائے ہی نہیں کیا مجھے ڈر لگ رہا

تھالو تو تم نے کیا اسکی شکل دیکھنے کیلیئے ایڈ کیا تھا ایمن نے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا تو پھر یار میں کیا کروں ملیحہ نے چڑ کر ایمن کو دیکھا بات کرو اس سے اور کیا یہی تو مسئلہ ہے کہ کیا بات کروں تم بس اسکے میسج کا ریپلائے کر دینا خود ہی بات ہو جائے گی تم تینشن نہ لو just chill میری جان just chill ملیحہ اسکے انداز سے مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کی چائے کی ڈیوٹی مدیحہ بیگم نے ملیحہ کے ذمہ لگائی تھی روز کی طرح آج بھی وہ عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد کچن میں کھڑی چائے تیار کر رہی تھی اور لائونج میں بیٹھے سب گھر والے چائے کا انتظار کر رہے تھے پورے دن میں شام کا ٹائم ایسا ہوتا تھا جس میں سب مل کر بیٹھتے تھے اور چائے سے لطف اندوز ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔ نماز کی عادت انہوں نے اپنے چاروں بچوں کو ڈالی تھی ویسے تو ملیحہ چاروں وقت کی نماز ادا کرتی تھی لیکن فجر میں نہیں اٹھا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی اسکی آنکھ 7:55 پر کھلی جلدی جلدی تیار ہو کر کالج پہنچی ناشتہ تو اسکا اکثر رہ ہی جاتا تھا لیٹ پہنچنے کی وجہ سے انگلش کی کلاس شروع ہو چکی تھی لیٹ نائٹ تک جھانگیر سے بات کرتی رہی تھی جسکی وجہ سے دیر سے آنکھ کھلی۔۔ کلاس میں جانے کیلیے

اجازت مانگی اور اپنی جگہ پر آ گئی اُسکی قسمت اچھی تھی کہ سر نے ڈانٹا نہیں یوں بھی بورڈ کے امتحانات قریب تھے اور سر کو اپنا سیلیبس مکمل کروانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دن پہلے ہی اسنے حمید صاحب سے ضد کر کے نیا موبائل منگوایا تھا جہانگیر سے اس کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی اس کے بات کرنے کا انداز تھا جسکی وجہ سے ملیحہ نے اپنا موبائل نمبر دینے میں جھجک محسوس نہیں ہوئی اور یہ رات گئے تک بات کرنا انکا روز کا معمول تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے یار کتنا بورنگ لیکچر دیتے ھیں میتھ کے سر قسم سے بہت بور ہو رہی ہوں میں ۔۔ کہہ تو تم صحیح رہی ہو میرے بھی سر پر سے گزر رہا ہے ملیحہ نے بھی ایمن کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔ایک ہفتہ بعد تو دونوں کلاس میں آج کلاس میں آئی تھیں تو کیا خاک سمجھ میں آنا تھا اور تھا بھی میتھ خوشک اور ڈیفیکلٹ سبجیکٹ۔۔۔۔میرے پاس ایک آئیڈیا آیا ہے ایمن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ملیحہ نے چونکتے ہوئے ایمن کی طرف دیکھا کیونکہ اسکے ائیڈیاز خطرناک ہوتے تھے ابھی کچھ دن پہلے ہی کی تو بات ہے جب دونوں بریک ٹائمنگ میں لائبریری کی حالت ایسی خراب کی تھی پوری لائبریری سیلاب زدگان کا منظر پیش کر رہی تھی دونوں یہ کاروائی کر کہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ

گئیں اور کسی کو خبر بھی نہ ہو سکی کہ یہ تہلکہ کس نے مچایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تو جب پرنسپل رائونڈ پر آئے اور میڈم کی شامت آئی تو جلد ہی انہوں نے اسٹوڈینٹس میٹینگ رکھی دیکھیں گرلز آخری بار پوچھ رہی ہوں کس کی حرکت ہے یہ؟؟؟؟ہاں جیسے ہم تو بتا ہی دینگے کہ میم یہ کام ہم دونوں نے انجام دیا ہے ایمن نے ملیحہ کو ٹہوکہ دیتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کی ملیحہ نے اپنے بے ساختہ آنے والے قہقہہ کو منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سب گرلز کی یہ سزا ہے کہ بریک لینے کوئی نہیں جائے گا بریک ٹائمنگ میں سب اپنی کلاس میں رہیں گیں اب آپ سب جا سکتی ہیں سب کے موڈ آف ہو چکے تھے ملیحہ کو بھی دکھ ہوا کہ حرکت انہوں نے کی اور سزا سب کو ملی ارے چھوڑو تم کیا اداس ہو رہی ہو دیکھ لینا یہ بھوکی تو پھر بھی نہیں رہیں گی کچھ نہ کچھ کھا

ہی لیں گی بس ایک تم ہی ہو اللہ تعالی کی گائے۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں یار اب نہیں پہلے بھی ہماری وجہ سے سب کو ڈانٹ پڑی تھی۔۔۔۔۔۔ملیحہ نے ایمن کو اسکے ارادے سے باز رکھنے کیلئے کہا۔۔۔۔تم لیکچر سنو تمہیں تو کچھ بتانا ہی نہیں چاہیئے نصیحتیں شروع کر دیتی ہو ملیحہ نے ایمن کی بات پر خفگی سے دیکھا۔۔۔۔

سر چھٹی ہو گئ ہے میرے ابو مجھے لینے آ گئے ہیں؟؟؟ سر جو وائٹ بورڈ پر میٹرائیزز کے چیپٹر کو ڈیفائنڈ کر رہے تھے ایمن کی بات پر ناگواری سے بولے آپ کو کیسے پتا کہ اپ کے فادر آپ کو لینے اگئے سر وہ کیا ہے نہ مجھے اپنے فادر سے بہت محبت ھے اس لیے وہ جب بھی میرے اس پاس ہوتے ہیں نہ تو میرا دل زور زور سے ڈھڑکنا شروع کر دیتا ہے اسکی بے تکی بات پر پوری کلاس قہقہ سے گونج اٹھی۔۔۔۔ سر نے اپنی گھڑی کو دیکھا جس میں ٹائم زیادہ ہو گیا تھا انھوں نے اپنا لیکچر وائنڈاپ کیا خداحافظ کہتے ہوئے کلاس سے نکل گئے۔۔،،، یار ایمن تم بھی حد کرتی ہو تمہیں پتا ہے نہ کتنے غصہ والے ہیں وہ کسی کو تو چھوڑ دیا کرو اچھا میری ماں۔۔۔۔ایمن نے اکتاتے ہوئے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ کو جہانگیر سے بات کرنے کی اتنی عادت ہو گئ تھی کہ کوئ دن ایسا نہ گزرتا جس میں دونوں کی بات نہ ہوئ ہو لیکن ان دنوں ملیحہ نے جیانگیر سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا تھا جس کی وجہ اسکا مزاج ایسا نہ تھا اسے دوسروں سے کچھ مانگنے میں شرمندگی ہوتی تھی۔۔۔۔

جہانگیر کا تعلق لاہور سے تھا وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھا لاہور کی ایک یونیورسٹی

M.B.A کی تعلیم حاصل کر رہا تھا اسے ملیحہ سے بات کر کے ایسا لگا جیسے وہ بہت معصوم ہو۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ میں تم سے ایک بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں تا کہ تم مجھے بعد میں بلیم نہ کر سکو۔۔۔،،،،،اج بھی ملیحہ رات کہ آدھے پہر بھی جہانگیر سے موبائل پر لگی ہوئ تھی "جی کہئیے "ملیحہ نے جہانگیر کو ریپلائے کیا دیکھو ملیحہ میں تمھیں کسی دھوکہ میں نہیں رکھنا چاہتا میں لاہور میں رہتا ہوں اور تم حیدر آباد میں رہتی ہو اور میرے والدین اتنی دور ہماری شادی نہیں کریں گے اور نہ ہی میں تم سے کبھی بھی کوئ ایسا مطالبہ کروں گا جو تمہارے لئے مشکل کا باعث بنے،،،،،،ملیحہ کو اسکا یہ میسج پڑھ کر اطمینان ہوا کیوں کہ اسے خود نہیں پتا تھا کہ اگے کیا ہو وہ تو صرف دوست کی حد تک بات کرتی تھی اس سے اگے اسنے سوچا ہی نہیں تھا اور ملیحہ کو اس بات کی خوشی تھی کہ وہ دوسرے لڑکوں کی طرح نہیں تھا اسکی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ عورت کی عزت کرنا جانتا ہے کہ وہ دوستی میں بھی دھوکہ کا قائل نہیں۔۔۔۔۔۔۔ملیحہ کی سوچ کو موبائل کے وائیبریشن نے توڑا تھا اس نے چونک کر اسکرین کو دیکھا جہاں جہانگیر کا ایک اور میسج آیا تھا "مجھے پتا ہے تمہیں برا لگا ہو گا لیکن میں تمہیں دھوکہ میں نہیں رکھ سکتا تھا" دھوکا۔!!!!دھوکا تو وہ ہے جو میں اپنے ماں باپ کو دے رہی ہوں لیکن،،،، لیکن میں

کون سا کوئی اپنی تصویر رے رہی ہوں یا ڈیٹ پر جا رہی ہوں میں تو صرف میسج پر ہی بات کرتی ہوں اور یہی سوچ تھی اسکی جو اسے گناہ کی طرف دھکیل رہی تھی

یہ جو چھوٹے چھوٹے گناہ ہوتے ہیں نہ جنہیں ہم اتنی سی بات سمجھ کر کر لیتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہی دل کو سیاہ کرنا شروع کر دیتے ھیں اور پھر ہمارا دل اتنا سیاہ ہو جاتا ہے کہ وہ صحیح اور غلط کا فرق باقی نہیں رہتا اور غلط کو ہم اپنی بودی سی دلیل دے کر صحیح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،،،،،،

سنو تمھارا وہ دوست کیسا ہے ایمن نے اسکے موبائل پہ ٹیکسٹ کر کے پوچھا کالج کی کلاسس چونکہ آف ہو چکیں تھیں اور دو دن بعد انکے امتحان تھے اور ملیحہ اپنی پڑھائی میں مگن تھی، موبائل کی رنگ ٹون نے اسکا دھیان بٹایا اب اسکی چہیتی دوست کا میسج اگیا تھا اب کیا خاک پڑھائی ہونی تھی کتاب ایک سائڈ پر رکھتے ہوئے موبائل اٹھالیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ملیحہ کا آخری پیپر میتھ کا تھا اور بلکل بھی اچھا نہیں ہوا تھا۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے جب پڑھنے کا ٹائم تھا تب پڑھا نہیں تھا اور چیٹنگ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پرائیویٹ

www.neweramagazine.com

کالج میں ہوم سینٹر لگا تھا ایک کلاس میں دو ٹیچرز کی ڈیوٹی تھی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے میرا بیٹا اداس کیوں بیٹھا ہے حمید صاحب کھانا کھا کر اپنے روم میں جا رہے تھے ملیحہ کو چھت کی سیڑھیوں پہ بیٹھا دیکھا تو اسکے پاس چلے آئے- بابا آج میرا پیپر آچھا نہیں ہوا ارے تو تم اداس کیوں ہو رہی ہو تم نے تو محنت کی تھی نہ انشاءاللہ اچھے نمبر آئیں گے اس نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اب وہ کیا بتائے کہ جب کلاس ہی نہ لی تو محنت کیسی۔۔اور وہ ہمیشہ کے سادہ دل انسان کو کیا پتہ کہ بیٹی کن راہوں کی مسافر بن چکی ہے وہ اسکے جھکے سر کو اداسی کا سبب سمجھے۔۔۔۔۔اچھا یہ بتاو انٹر کی کلاسس کب سے شروع ھیں اسکا دھیان بٹانے کیلیئے انھوں نے پوچھا؟؟؟؟وہ اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھتے تھے اسی وجہ سے آمنہ اور ملیحہ ہی ان سے ہر بات شئیر کرتی تھیں اس کہ برعکس مدیحہ بیگم بچوں کے معاملہ میں تھوڑی سخت تھیں وہ اولاد کو زیادہ آزادی دینے کے خلاف تھیں۔۔۔3مہینہ بعد شروع ہونگی بابا۔۔ ممممم اچھا تو ایسا کرو کسی انسٹیٹیوٹ سے انگلش لینگوتج یا آئی۔ٹی کا کورس کر لو؟؟؟؟؟ملیحہ نے خوشی سے دیکھا واہ بابا کیا آئیڈیا دیا ہے اپنے آپ میرے سب سے اچھے بابا ہیں میں ایمن کو بھی بتاتی ہوں۔۔۔۔چلو ٹھیک ہے وہ اسکے سر پہ ھاتھ رکھ کر اپنے کمرہ کی جانب چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

والدین اپنی اولار کو جب آزادی دیتے ہیں تو اس آزادی کی ایک وجہ یہ بھی ھوتی ہے کہ بچے انکے قریب آسکیں نہ کہ وہ اس آزادی کا غلط فائدہ اٹھائیں اور انکو یہ سوچنے پر مجبور کردیں کہ واقعی انہوں نے آزادی دے کر غلطی کی ملیحہ بھی یہی کرنے جارہی ہے بھلہ ہی اس نے جھوٹی دلیل دے کر اپنے آپ کو مطمئن تو کر لیا اور اپنے ضمیر کی آواز کو دبا تو لیا لیکن جو غلط ہے وہ غلط ہی ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ آپ اسے سچ مان کر غلط پر صحیح کو فوقیت دیں۔۔۔۔۔

انسان کے اندر کے ضمیر کی آواز خدا کی طرف سے پوشیدہ مگر واضح آواز ہوتی ہے جو لوگ اپنے ضمیر کی سنتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور اللہ کے یہاں معتبر ٹھرائے جاتے ہیں اور جو اس آواز کو حیل و بہانوں سے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں انکہ حصہ میں صرف اور صرف نقصان ہی آتا ہے۔۔۔۔۔

دن یوں ہی پلک جھپکتے گزر گئے جھانگیر سے اسکی دوستی کچھ اور ہی نوعیت اختیار کر گئ جھانگیر نے جسکا اظہار بھی کر دیا تھا لیکن ملیحہ ابھی اس سب کو سمجھنے سے قاصر تھی یوں بھی مرد کو محبت جلد ہی ہو جاتی ہے اور جلد اکتا بھی جاتا ہے جبکہ عورت کو یہ جذبہ دیر سے اثر کرتا ہے یار ملیحہ ایک بات تو بتاو جھانگیر نے اسے موبائل پر ٹیکسٹ کے ذریعہ

پوچھا ملیحہ جو اسکے ٹیسکٹ کا انتظار کر رہی تھی جلدی سے ریپلائے کیا ملیحہ کو اب نا محسوس انداز میں جہانگیر کے میسج کا انتظار رہتا تھا تمہیں مجھ پر کتنا یقین ہے؟؟ یہ کیسا سوال ہے؟ملیحہ نے اس کے جواب کہ بدلے اپنا سوال کر دیا۔۔سوال تو سوال ہوتا ہے۔۔۔تم بتاو نا؟؟؟ابھی تو میں اپکے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتی لیکن ہاں اتنا کہوں گی کہ پہلے دن سے لیکر اب تک ان دنوں میں مجھے یہ نہیں لگا کہ میں نے غلط انسان سے دوستی کی۔۔۔۔۔۔

ملیحہ نے جو بھی کہا سچ کہا کیونکہ جہانگیر نے کبھی اسکے پرسنل میں انٹر فیئر ہونے کی کوشش نہیں کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار ایمن میں نے تمہیں بہت مس کیا تھا ان لوگوں کے کالج کا آج فرسٹ ڈے تھا ملیحہ نے ایمن کے گلے لگتے ہوئے کہا ہاں یار مجھے بھی تم بہت یاد آئیں ایمن تمہیں پتا ہے میں نے ایک ٹیوشن سینٹر میں ایڈمیشن لیا ہے۔۔ارے وہ کیوں؟؟؟؟ یار میرا میتھ تھوڑا ویک ہیں نا اس لئے۔۔۔۔اوہ اچھا اچھا۔۔۔۔۔

تمھاری رنگ تو بہت خوبصورت ہے کہاں سے لی؟؟؟ملیحہ نے ایمن کے ہاتھ کی تعریف کی جس میں نفیس سی رنگ ہاتھوں کو اور پیارا بنا رہی تھی ایمن کا نازک سا

سراپہ شولڈر کٹ بال بلاشبہ وہ خوش شکل تھی اور اسی بات کا خوب فائدہ اٹھاتی تھی جبکہ اسکے مقابلہ میں ملیحہ گڑیا سی لگتی، نازک نازک ہاتھ، خوبصورت سی صراحی دار گردن، رنگ میدہ کے مثل، ہاتھ لگاو تو میلی ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔یہ میرے منگیتر نے دی ہے ایمن نے اٹھلاتے ہوئے ملیحہ کو بتایا۔۔کیا تنتم نے منگنی کر لی اور مجھے بلانا تو دور کی بات اطلاع بھی نہیں دی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ایمن نے ملیحہ کو دیکھا جو خطرناک حد تک سنجیدہ تھی۔۔۔۔۔۔ارے میری جان میں تو مذاک کر رہی تھی یہ تو مجھے عدنان نے دی ہے۔ملیحہ نے نا سمجھی سے ایمن کو دیکھا؟؟؟ارے نیا دوست ہے تمھیں تو پتا ہے میں ان لڑکوں سے جلد ہی بور ہو جاتی ہوں یہ تو میرا اتنا دیوانہ ہے کہتا ہے ایک بار ملنے آ جائو لیکن میں بھی ایسے نہیں جاوں گی جب تک کوئی بڑی چیز نہ لے لوں۔۔۔یار تم جب اس سے ملنے جائو گی تو اپنے والدین سے کیا کہو گی۔۔۔ملیحہ کی بات پر ایمن نے چونک کے دیکھا ارے انہیں کیا پتا کہ میں کہاں جاتی ہوں کیا کرتی ہوں میرے باپ کو پیسا بنانے سے مطلب ہے اور میری ماں کو پارٹیز جوائن کرنے سے۔۔۔۔جب تمھارے بابا اتنے مالدر ہیں تو تم لڑکوں سے چیزیں کیوں لیتی ہو؟؟؟؟کیوں کہ وہ مالدر صرف اپنے لئے ہیں میرے لئے انکے پاس کچھ نہیں ہے وہ اچھے کالج، 1000 پاکٹ منی دے کر سمجھتے ہیں کہ وہ اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔۔چھوڑو کیا تم بھی فضول باتیں لے

کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔تم سناو کتنے لڑکوں سے دوستی ہوئی اور کیا کیا ہاتھ آیا؟؟؟ کیا میں تمہیں ایسی لگتی ہوں ملیحہ نے گھور کر دیکھا۔۔۔اب تم اتنی بھی پارسا نہیں ہو؟؟؟ ایمن کی بات پر ملیحہ کو شرمندگی ہوئی۔۔ہاں تم ٹھیک کہتی ہو نا محرم مرد سے بات کرنے والی لڑکی پارسا کیسے ہو سکتی ہے۔سوری یار میرے منہ سے نکل گیا میرا اوہ مطلب نہیں تھا ملیحہ نے اداس سی مسکراہٹ سے ایمن کو دیکھا۔۔۔آو یار نیچے چلتے ہیں کیونکہ اب میتھ کا پیریڈ ھے اور میرا ابلکل موڈ نہیں ہے۔۔۔نہیں یار مجھے کلاس لینی ہے پہلے ہی بیت نقصان ہوا ہے میرا میں کلاس میں جا رہی ہوں یہ کہہ کر وہ ایمن کے جواب کا انتظار کیئے بنا ہی کلاس کی جانب چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ میتھ کے پیپر میں فیل ہو گئی تھی اپنی ناکامی پر وہ اتنا روئی تھی کبھی زندگی میں وہ کسی سبجیکٹ میں فیل نہیں ہوئی تھی گھر میں بھی اپنے کمرہ میں ہی رہتی مدیحہ بیگم نے خوب باتیں سنائی تھیں ادھر بھی اسکی ہمت باندھانے والے حمید صاحب ہی تھے ان ہی کی بدولت وہ اب محنت سے پڑھ رہی تھی۔۔۔

#گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ طفل کیا گرے جو گھٹنوں کے بل چلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بابا کے اس شعر کو اپنے پلو سے باندھ

لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر سے بات کرتے ہوئے اسے دو سال ہونے کو آئے تھے اوران سالوں میں وہ اتنی عادی ہو گئی تھی اسکی کہ اگر ایک دن بھی بات نہ ہوتی تو سارا دن بے چین رہتی ۔۔۔وہ خود اپنی کیفیت نہیں سمجھ پا رہی تھی اخر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی کیفیت کے بارے میں جہانگیر کو ضرور بتا ئیگی۔۔۔۔

'بات سنیں'ملیحہ نے میسج لکھ کر سینڈ کرنے ہی والی تھی کہ جہانگیر کا میسج اگیا ملیحہ بات سنو میری۔۔جی کہیئے ؟؟دیکھو میری بات دھیان سے سنو امی آج خالہ کے گھر میرا رشتہ لے کر گئیں تھیں اگر مجھے خبر ہوتی تو میں امی کو روک دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن میں کیا کروں تم تو جانتی ہوں نا یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج بات بھی پکی کر آئیں اور اسی سال ہماری شادی ہے اب میں منع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا ابھی تو اس نے محبت کو محسوس ہی کیا تھا ابھی تو اسکی زندگی میں بہار آئ بھی نہیں تھی اس کے بغیر کیسے گزرے گی زندگی۔۔
اسے تو اسکی عادت ہو گئ تھی اسے ایک دم گھٹن محسوس ہوئ اسے لگا کہ کمرہ کی دیواریں اس پر گرنے کو بے تاب ہیں ایک دم کمرہ سے نکلی اور اندھا دند چھت کی طرف بھاگی رات کے 2 بجے کوئ اسے اس حالت میں دیکھتا تو پاگل گمان کرتا سردیوں کی راتیں طویل اور خاموش ہوائیں اس کے ارد گرد چکر لگا رہیں تھیں لیکن اسے پرواہ ہی کب تھی اسکے پیچھے موبائل مسلسل وائیبریٹ ہو کر اب خاموش ہو گیا تھا اور وہ چھت پہ رو رو کر اپنے نقصان پر اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انسان بھی کتنا عجیب ہے اپنے تباہی کے سامان خود مہیا کرتا ہے اور شکوہ اللہ سے کرتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

جب رو رو کر تھک چکی تو اسمان کی جانب دیکھا جہاں ہلکی ہلکی اذان کی آوازیں ارا ہی تھیں اسے اپنے اپ کو سنبھالنا تھا اپنی ماں کیلیئے، بابا کیلیئے، وہ پوچھتے تو کیا کہتی۔۔۔۔

اپنے آپ کو گھسیٹتے ہوئے کمرہ تک آئی موبائل کو آف کر کے الماری میں رکھا اور بیڈ پر اکے بے دم سی لیٹ گئی۔۔۔کوئی اس سے پوچھتا محبت میں ہارنا کیا ہوتا ہے اپنی امیدیں اپنے خواب، خواہشوں کا بکھرنا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج اسے 3 گھنٹے بعد ہوش آیا تھا 104 بخار میں تپ رہی تھی لیکن اسے پرواہ ہی کب تھی اسکے نقصان کا تو کوئی مداوہ ہی نہیں تھا کس کو بتاتی کس سے کہتی۔۔۔زندگی ویران سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

چلو ہم مان لیتے ہیں
تمہیں ہم کھو چکے
تمہاری یاد اب تک بھی
ہمیں بے تاب رکھتی ہے
ہماری سانس اب تک بھی
تمہاری آس رکھتی ہے

زندگی اپنے ڈگر پر اگئی تھی لیکن ویرانی اسکے اندر اتر گئی تھی اج ہفتہ بعد کالج گئی تھی امتحان بہی تو دینے تھے اور یہ لاسٹ ائیر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایمن سے اسکی ملاقات

نہیں ہوئ تھی اپنی ہی سوچوں میں غلطہ پیپر دے کر وہ کالج کے احاطہ میں بنے چبوترے پر بیٹھی ہوئ تھی ایمن کی آواز نے اسکی محویت کو توڑا تھا۔۔ہائے۔۔۔تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟؟؟بس ایسے ہی۔۔۔۔کیا ہوا طبیعیت تو ٹھیک ہے؟؟؟؟ایمن نے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا؟؟؟؟؟اداسی اور ویرانی نے اس کے چہرے پر ڈیرہ جمائے ہوئے تھیں انکھوں کے لال لال ڈورے اسکہ رتجگہ کا منظر پیش کر رہی تھیے

ملیحہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنے اپ کو کمپوز کیا وہ نہیں چاہتی تھی اپنے دکھ کو کسی کے بھی ساتھ بانٹے اور سامنے تو وہ تھی اسی کی تو وجہ سے وہ یہاں تک پہنچی تھی۔۔ کچھ نہیں بس امتحان کا ڈیپریشن تھا ایمن اس سے باتیں کر رہی تھی جس کے جواب میں وہ ہو،ہاں ہی کر رہی تھی۔۔۔۔

ایمن تمھاری اب تک کتنے لڑکوں سے دوستی ہو چکی ہے؟؟؟ایمن نے ملیحہ کو غور سے دیکھا پھر عام سے انداز میں بولی یہی کچھ 5،6۔۔۔تم کیوں پوچھ رہی ہو۔ملیحہ نے اسکا سوال نظر انداز کر کے اپنی بات شروع کی۔۔کیا تمھیں کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئ ؟؟؟ایمن نے کرنٹ کھا کر ملیحہ کو دیکھا اور کہا میری زندگی میں اس لفظ کی کوئ گنجائش نہیں ہے سپاٹ سے انداز میں کہا میرے لئے مرد صرف ٹائم پاس کے علاوہ اور کچھ

نہیں ہے۔۔۔ایمن کے چہرے کا رنگ ضبط کی شدت سے لال ہو گیا تھا ملیحہ اپنے دھیان میں غور ہی نہ کر سکی۔۔۔ایمن کی یہ باتیں ملیحہ کی برداشت کو آزما رہی تھیں اس سے پہلے ملیحہ اپنے حواس کھو تھی ایمن کی ادھوری بات چھوڑ کر تیز قدموں سے کالج کہ احاطہ سے باہر نکلتی چلی گئ۔۔۔۔۔

تو ملیحہ تم نے بھی کر ہی لی محبت اب جبکہ تمھیں محبت ہو گی تو جلد نفرت بھی ہو جائیگی

you don't worry dear maliha۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا دوست ملنا بھی اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہوتا ہے اور یہ بات اسکو کتنی شدت سے محسوس ہوئ تھی کیوں جہانگیر کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا تمھیں تو محبت ہو گی تھی نہ پھر کیسے تم کسی اور سے شادی کر سکتے ہو تم مجھے بیچ میں چھوڑ کے نہیں جا سکتے

۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے تو خود وقت گزاری کی تھی تو تم کیسے اسے الزام دے سکتی ہو جبکہ اس نے تو بہت پہلے ہی سب کلیر کر دیا تھا کوئ اسکے اندر سے بولا تھا ہاں میں ہی اس راستے کی اکیلی مسافر ہوں۔۔۔ لیکن !!! لیکن محبت کا جذبہ تو اللہ ہی دلوں میں ڈالتا ہے نہ تو کیوں ڈالی اس شخص کی محبت میرے دل میں جب وہ میرے نصیب میں ہی نہیں تھا میں میں

پاگل ہو جاوں گی میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔

امتحان دیئے اسے ایک مہینہ سے اوپر ہو گیا تھا لیکن اسے چین ہی نہیں آتا تھا اسے لگتا تھا زندگی رک گئی ہے بے بسی ہی بے بسی تھی نہ وہ کہہ سکتی ہے کسی سے نہ محبت کو اپنے دل سے مٹا سکتی ہے موبائل میں جہانگیر کی تصویر کو دیکھ دیکھ کر بے آواز آنسو بہاتی محبت بھی عجیب شہ ہے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی انسان بے کار پرزے کی طرح ہو جاتا ہے

ادھر جہانگیر نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی وہ بھی کیا کرتا اسے خود نہیں سمجھ آ رہا تھا زندگی کس دوراھے پر لے آئی تھی ملیحہ اس کشتی کی مسافر بن گئی تھی جو نہ کسی کنارہ پر جا سکتی تھی اور نہ ڈوب سکتی تھی

سوچا کیا تھا ملیحہ نے محبت کا تو اسے وہم و گمان بھی نہ تھا لیکن قسمت نے ابھی کچھ اور ہی کرنا تھا اسے جس کا اندازہ ملیحہ کو بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن یوں ہی بے کیف گزر رہے تھے اسکا کسی چیز میں دل ہی نہیں لگتا آنکھیں انتظار میں رہتی تھیں کہ کہیں سے وہ آ جائے۔۔۔۔۔۔۔

ہوا ہے تجھ سے بچھڑ کے اب معلوم

کہ تو نہیں تھا تیرے ساتھ اک دنیا تھی

کیسی ہو ملیحہ تم تو بھول ہی گئی ہو ملیحہ جو ظہر کی نماز پڑھ کر مشین لگانے کا سوچ رہی تھی موبائل کی آواز پر کمرہ میں آئی اسکرین دیکھی جس پر ایمن کی کال آ رہی تھی کچھ سوچ کر کال ریسیو کرتے ہی ایمن کی آواز آئی۔۔۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے میں تمھیں بھول سکتی ہوں بھلا سپاٹ سے انداز میں طنز کیا۔۔۔۔۔۔اچھا!!! یار میری برتھ ڈے آرہی ہے تو میں نے پارٹی ارینج کی ہے جس میں تمھیں ضرور آنا ہے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ملیحہ منع کرنے ہی لگی تھی۔۔ لیکن سوچا چلو چلی جاتی ہوں گھر میں اب اسے وحشت ہونے لگتی تھی۔۔اچھا ٹھیک ہے اجاوں گی ایک دو باتیں کر کے موبائل بند کر دیا۔۔۔۔۔اس نے اپنے آپکو کافی حد تک سنبھال لیا تھا کاموں میں مصروف رہنے لگی تھی دن تو جیسے تیسے گزر جاتا رات گزارنا دوبھر ہو جاتا نیند تو جیسے اسکی قسمت کی طرح روٹھ گئی تھی نیند کی جگہ یادوں نے اسکی آنکھوں میں بسیرا کر لیا تھا

بلیک فراک میں ملبوس وہ اپنے اسکاف کو پن کر رہی تھی اداس اداس سی آنکھیں اسے حسین بنا رہی تھیں میک اپ کے نام پر کاجل اور لپ سٹک ہی تھی ایمن کی برتھ ڈے

میں جانے کیلیئے اس نے مدیحہ بیگم سے کل ہی اجازت لے لی تھی اور گفٹ بھی لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ ایمن لینے اگیٔ ہے تمہیں جلدی اجاو؟؟؟؟آمنہ اسے بلانے آیٔ تھی.جی اچھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں ملیحہ نے ایمن کو دیکھتے ہوئے کہااوکے انٹی بائے۔۔۔۔میں جلدی اجاوں گی

امی۔۔۔۔اچھابیٹااللہ کی امان میں جاو۔۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔

یہ ماں باپ کی دعائیں ہی ہوتی ہیں جو ہمیں مصیبت سے بچاتی ہیں۔۔۔۔۔

بڑے سے وسیع وعریض صحن کو عبور کرکے اندر ڈایئنگ حال میں ایک طرف فل سائز کی ڈائینگ ٹیبل تھی جس کے سامنے30انچ کی LED. نصب تھی پورے لاؤنج میں دبیز کارپیٹ بچھاہوا تھا۔۔۔دیکھنے میں بلاشبہ وہ محل ہی معلوم ہوتا تھا۔گھر کی شان وشوکت کو دیکھ کراسے اپناآپ کمتر محسوس ہوا۔۔کیاہوارک کیوں گئیں آونا

۔۔۔

وہ کمرہ تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھابلکہ بے حیائی اور فحاشی کا ڈیرہ لگاہر طرف عریانیت ہی

عریانیت تھی شراب وشباب کا ایک سیلاب تھا لڑکا لڑکی ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے میوزک کے فل والیوم پہ جھوم رہے تھے ہر سو سیگریٹ کا دھواں پھیلا ہوا تھا جس سے ماحول میں گھٹن پیدا ہو رہی تھی لیکن یہ گھٹن صرف ملیحہ کے لیئے تھی ان لوگوں کے لئے تو یہ معمول کی بات تھی۔۔۔۔ہائے ایمن یہ پریٹی گرل کون ہے بے باکی اس کے لفظوں سے عیاں تھی اس نے ملیحہ کے گالوں کو چھونے کیلیئے ہاتھ آگے ہی بڑھایا تھا ایمن کی آواز سے اس کا ہاتھ ہوا میں معلق ہی رہ گیا۔۔ویٹ ٹونی ۔۔ویٹ۔۔اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔۔ایمن نے مکروہ ہنسی کے ساتھ ملیحہ کو دیکھا ۔۔۔ملیحہ کے تو اوسان ہی خطا ہو گئے تھے ملیحہ کو یہ تو اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ ایمن کریکٹر لیس لڑکی ہے لیکن یہ بات تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اسکا گھٹیا ترین لوگوں سے میل ملاپ ہیں ٹونی بھی اس دھندے کا سردار تھا جو موبائل پر لڑکیوں سے پیار کی پینگے بڑھا کر ان کو داغ دار کر کے باہر ملکوں میں سپلائی کر رتا تھا کتنی ہی لڑکیاں اسکی درندگی کا نشانہ بنی تھیں اب اسکا اگلہ حدف ملیحہ تھی۔۔۔۔ملیحہ کی چھٹی حس نے خطرے کا سائن دیا اگر ابھی قدم نہیں اٹھایا تو وہ ذلالت کے کنوئیں میں دھکیل دی جائے گی۔۔۔۔

اچھا ایمن یہ تمہارا گفٹ ہے ملیحہ نے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بتایا۔۔۔آو میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں سب سے ملواتی ہوں ایمن نے ملیحہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا نہ نہیں یار اب مجھے چلنا چاہیے امی انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔۔ایمن کو ملیحہ اپنے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی لگی ابھی تو آئی ہو تم اب کے ایمن نے ملیحہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھینچتے ہوئے کمرہ سے نکل کر بیڈ روم میں آکر زور سے اسے دھکا دیا ملیحہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور سائیڈ ٹیبل پر گری۔۔ گری چونکہ کمر کے بل تھی اس لئے درد کی ایک لہر اس کی کمر اور کہنی میں دوڑ گئی اور کہنی چھیلنے سے تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا لیکن اسے پرواہ ہی کب تھی وہ تو ایمن کے اس عمل پر سن ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے پوچھا تھا نہ کہ کبھی مجھے کسی سے محبت نہیں ہوئی اور اور کیا پوچھا تھا ایمن نے ملیحہ سے پنکھارتے لہجہ میں پوچھا؟؟؟؟؟

ملیحہ تو دھنگ رہ گئی کیا کیا نہیں تھا اسکے چہرے پر نفرت، کرب، سفاکیت۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ایمن مجھے گھر جانا ہے بعد میں سن لوں گی۔۔۔۔۔

کیوں ڈر گئیں ایسے کیسے جانے دوں اتنی مشکل سے تو ہاتھ آئی ہو میری بلبل ایمن کی باتوں سے ملیحہ کو انہونی کا احساس ہوا۔۔۔

اور میں نے کیا کہا تھا یاد ہے نہ چلو میں تمھیں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں کی تھی محبت میں نے سنا تم نے کی تھی محبت تمھیں کیا محبت ہوئی ہوگی بلکہ کسی نے بھی میری جیسی محبت نہیں کی ہوگی۔۔۔۔ایک جنون سوار تھا اس پر تہس نہس کردینے کا جنون۔۔۔۔۔کیا کیا نہیں دیا میں نے اسے بے پناہ چاہت، محبت اپنا قیمتی ٹائم یہاں تک کہ اپنا آپ بھی اسے صرف میری حوس اور میری دولت سے محبت تھی اسے میرے جذبات اور احساسات کا خیال ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔کتنا روئی کتنا گڑ گڑائی منتیں سماجتیں کیا کیا نہیں کیا اسکو پانے کیلیئے۔۔۔۔۔وہ ایمن جو ایک چیز استعمال کرنے کے بعد اس چیز کو ہاتھ لگنا گوارہ نہ کرے جو چیز اسکے دل کو بھاتی اگلہ 5 منٹ میں اسکی دسترس میں ہوتی۔۔۔۔وہ اس شخص کو اپنا نہیں کر سکی ٹھکرا دیا اس نے مجھے اور میری محبت کو اور تمغہ سے بھی نوازہ تھا سننا چاہو گی تو سنو۔۔۔۔میں امیر باپ کی اوارہ لڑکی ہوں۔۔۔میں جو اسکی محبت میں پاگل تھی اب آوارہ بھی ہوگئی۔۔۔۔نفرت سی ہوگئی مجھے مردزاد سے۔۔۔۔۔پھر میں اپنے روز و شب کلب، شراب نوشی اور مردوں کو لوٹنے میں گزارتی رہی اور تم نے پوچھا تھا نا کہ پاکٹ منی کیوں کم پڑتی ہے تو میں ڈرگز کی عادی ہوں اور تم تو جانتی ہی ہو میرے فادر دیتے نہیں ہیں تو بس اب میں بھی اپنی خواہش پوری کرنے کیلیئے گرلز سپلائے کرتی ہوں اس دھندے کا اہم کردار تو وہ ٹونی ہے۔۔۔ارے وہی یار جو تم سے ابھی ملا تا اور آئندہ بھی تمھارے شب روز اسی

کے ساتھ گزرینگے۔۔۔خباثت بھرا قہقہ بیڈروم میں گونجا۔۔۔۔درندگی شیطانیت ایمن کی آنکھوں میں تھی۔۔۔۔۔۔

کیوں کیوں کر رہی ہو ایسا میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا میں تو تمہاری دوست ہوں نا ۔۔۔۔۔نہیں کوئی دوست نہیں ہے میری تم صرف ایک مہرہ تھیں بس جلد ہی تمہیں بھی پتا لگ جائے گا کہ مرد صرف اور صرف نفرت کے قابل ہے۔۔ نہیں نہیں ایمن میرے ساتھ یہ مت کرو میرے ساتھ میرے ماں باپ کی عزت ہے میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔تم بھی میری ہی طرح بدکردار اور آوارہ ہو۔۔۔۔۔۔الفاظ تھے یا تیر ملیحہ کو اپنا آپ کٹتا محسوس ہوا نہیں میں نہیں ہوں بدکردار سنا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جو دروازہ کی طرف بڑھ رہی تھی ملیحہ کی آواز پر مڑی !!!!!!!!!!

صحیح کہا تھا اس نے تم گھٹیا ترین فحاشہ عورت ہو وہ کیا تم۔۔۔تم محبت کے میم کے بھی قابل نہیں ہو اچھا کیا اس نے جو تمھیں دھتکار دیا۔۔۔۔ایمن تیزی سے ملیحہ کی جانب بڑھی اور زوردار تھپڑ ملیحہ کے چہرے پر دے مارا اور کمرہ سے نکل کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ملیحہ سیکنڈوں میں دروازہ کی جانب لپکی لیکن وہ لوک ہو چکا تھا اسے اب جو بھی کرنا تھا لمحوں میں کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

یااللہ میں کیا کروں یہ کیا کر لیا میں نے

اپنے ساتھ یااللہ اب تو ہی مجھے نکال دے یہاں سے تجھے تیرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ میری عزت و آبرو کی حفاظت فرما۔۔۔۔۔روتے روتے اسے خیال آیا جب تک میں خود کوئی کوشش نہیں کروں گی وہ بھی میری مدد نہیں کرے گا۔۔۔اس خیال کے آتے ہی اس نے اپنے اطراف میں نظریں دوڑائیں اچانک اسکی نظر کینڈل اسٹینڈ پر پڑی بھاگ کر کینڈل اسٹینڈ اٹھایا جو زیادہ بھاری تو نہیں تھا لیکن یہ بھی غنیمت لگا

اور کمرے کے دروازہ کے اوٹ میں ہو گئی۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ دروازہ کے ہینڈل کو گھمایا گیا اور دروازہ کھول کر ٹونی اندر بڑھا چونکہ ملیحہ دروازہ کی اوٹ میں تھی دروازہ کھلنے کی وجہ سے اسکا وجود چھپ گیا تھا ملیحہ نے لمحہ کے ہزارویں حصہ میں دروازہ کو ہلکا دور کیا کہ کہیں لوک ہی نہ ہو جائے اور پوری قوت سے اسٹینڈ ٹونی کے سر پہ دے مارا ٹونی جو دروازہ کھول کے اب بند کرنے لگا تھا اس اچانک افتاد پر سر پکڑ کر بیٹھ گیا ملیحہ نے دوسری ضرب لگائی وہ جو چہرہ

گھما کر دیکھنے ہی لگا تھا کہ دوسری ضرب اتنی شدت سے اسکے سر پر لگی جو اسے حوش و حواس سے بے گانہ کر گئ ٹوٹی دروازہ کے بیچ میں گر پڑا تھا ملیحہ اسے پھلانگتی ہوئ کمرہ سے نکلی اور دبے قدموں سے لاؤنج سے ہوتی ہوئ گیٹ عبور کر گئ۔۔۔۔۔

سڑک پر بس چلے جا رہی تھی ایک تو جگہ سن سان اوپر سے ٹریفک نہ ہونے کے برابر ۔۔۔۔اب سڑک کے بیچ میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگی کہ کہیں سے کوئ ٹیکسی یا اوٹو نظر آجائے

ڈر بھی لگ رہا تھا کی ایمن اسکے پیچھے نہ آجائے وہ جان تو دے سکتی ہے لیکن واپس وہاں نہیں جائیگی۔۔۔۔۔۔گاڑی کے ہارن نے اسے احساس دلا یا وہ سڑک پر کھڑی ہے ہڑ برا کر وہ سائیڈ پر چلنے لگی۔۔۔

آو محترمہ رکو زرا۔۔۔۔اتنے میں بھاری مردانہ آواز اس کے کانوں میں ٹکرائے ۔۔۔۔اسے اور خوف محسوس ہونے لگا اب بھاگنے کے سے انداز میں چلنے لگی۔۔۔

یکدم اسے اپنے قدم روک دینے پڑے۔۔۔۔کیوں کہ وہ اب اسکے سامنے آکر اسکا راستہ روک چکا تھا محترمہ بہری ہو کیا آواز نہیں آتی میری ؟؟؟؟؟۔۔۔۔اس بار بھی ملیحہ نے کوئ جواب نہیں دیا کیا کر رہی ہو اتنی رات کو تم سڑک پر ؟؟؟؟؟

اب کی بار بھی جواب میں خاموشی ملی تو اسکا پارہ ہائ ہو گیا اگر اب تم نے میری بات کا

جواب نہ دیا تو تمھیں تھانے لے جاوں گا؟؟؟؟آواز میں ایسی گرج تھی کہ ملیحہ جو کب

سے اپنے آپ کو رونے سے بچانے کیلئے جتن کر رہی تھی اسکی گرجدار آواز پر وہیں

روتی ہوئ بیٹھ گئ کیسی شدت تھی اسکے رونے میں کیسا کرب تھا جو وہ آنسوؤں کے

ذریعہ نکال رہی تھی وہ شخص خود بھی حیران تھا اس کے اس طرح رونے سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھو میں ڈی۔ایس۔پی ہوں تم کیوں رو رہی ہو میں تمہیں۔کوئ

نقصان نہیں پہنچاوں گا پلیز رونا بند کرو۔۔۔۔۔

ملیحہ نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئ سر پلیز مجھے میرے گھر جانے دیں میرے

بابا میرا انتظار کر رہے ہوں گے یہ کہتے اسکے رونے میں اور شدت اگئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے اپنا ایڈریس بتاو میں چھوڑ کے آتا ہوں۔۔۔۔۔نہ نہ نہیں میں خود

چلی جاوں گی۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو میں وطن کا محافظ ہوں تم آو چلو میری گاڑی میں بیٹھو

۔۔۔۔۔۔۔

یہ اسکی باتوں کا ہی اثر تھا کہ ملیحہ چپ چاپ اسکی گاڑی کی طرف چل دی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا نام شاہ زوار ہے اور میں پولیس فورس کا ہی بندہ ہوں اب بتاو کیا ہوا ہے ساری بات یہاں تک کے اپنا نام بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا نام ملیحہ ہے میرے بابا حمید سرکاری ملازم ہیں رونے کی وجہ سے اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں یہ لو پہلے پانی پیو۔۔ملیحہ نے ہچکچاتے ہوئے پانی لیا اور ایک سانس میں چڑھا گئ۔۔۔۔۔اور دوں ؟؟ملیحہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

ہاں اب بتاو۔۔۔ملیحہ نے ساری بات شاہ زوار کو بتائ اسکی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ سامنے بیٹھے شخص کو دیکھے۔۔ندامت اور شرمندگی اسکے چہرے سے عیاں تھی جو شاہ زوار کی زیرک نگاہوں سے پوشیدہ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایمن نے دروازہ کھولا اور ملیحہ سلام کر کے اپنے کمرہ میں اگئ۔۔۔۔وہ ابھی کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی اس لئے چپ چاپ آکر بیڈ پر لیٹ گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زوار نے اسکی بات سن کر افسوس سے اس کم عقل لڑکی کو دیکھا جو اپنا کتنا نقصان کروا کر پھر اپنی نادانی سے اپنی نسوانیت کھونے چلی تھی اپ جتنی عقلمند لگتی ھیں اتنی ہی بے وقوف ہیں اپ کو کم از کم اپنی دوست پر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیئے تھا

۔۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے (اپکا سب سے اچھا دوست ہی اپکا سب سے بڑا دشمن ہیں)۔۔۔۔۔۔اس بار تو قسمت نے اپ کو بچا لیا لیکن ہر بار مواقع فراہم نہیں ہوتے۔۔۔۔ملیحہ کا تو مانو وہ حال تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے چہرہ مجسمہ کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔کتنی سبکی،ذلت کا مقام تھا کہ ایک اجنبی اسے اپنی عزت کی حفاظت کی تلقین کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔گاڑی جھٹکے سے رکی اور وہ تیر کی تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اسکی آواز پر بڑھے ہوئے قدم روک رہیئے

(Next time be carefully good bye.)

شکریہ کہہ کر میرے فرض کو احسان نہ بنایئے۔۔۔۔

اب کھڑے رہنے کا جواز نہیں تھا وہ گیٹ کی جانب چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نجانے کتنے انسو تکھیئے میں جذب ہو گئے لیکن دل ہلکا ہی نہیں ہوا تھا ہوتا بھی کیسے اس نے جس جس پر یقین کیا انھی لوگوں کے ہاتھوں کرچی کرچی ہوئ تھی کبھی محبت میں کبھی دوستی میں۔۔۔۔۔۔۔انسان کی محبت میں خسارہ ہی ہوتا ہے لیکن اگر میں یہ محبت اللہ سے کرتی تو اج میرا دل پر سکون ہوتا جب جب انسان نے مجھے گرایا اس رب نے ہی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھاما پھر بھی میں اس سے شکوہ شکایت کرتی رہی اگر وہ نہ تھامتا تو میں کہیں کی نہیں رہتی وہ ہی تو ساتھ دیتا ہے جب سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں وہ ہی تو راستے دیکھاتا ہے جب لوگ راستے بند کر دیتے ہیں۔۔ پھر میں کیوں بھول گی اُسکے احکام کو۔۔ جب اس نے کہا ہے کہ "اپنی حد میں رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ بھٹکا دیئے جاو" تو میں نے کیوں اسکی حدوں کو توڑا اس نے تو پھر بھی مجھ گناہ گار کو تھام لیا۔۔۔۔۔ اسکی ذات بہت عظیم ہے وہ وہ مجھے معاف کر دے گا۔۔۔ اس خیال کے اتے ہی وہ اٹھی کپڑے چینج کئے اور وضو کر کے پر سکون جگہ نماز کیلیئے کھڑی ہو گی رات کا ادھا پہر تھا۔۔۔۔ رات کو آتے ہی وہ بستر پر گر گی اُسے کپڑے چینج کرنے کا احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔ اب جب اس نے اپنا محاسبہ کیا تو اپنی کوہتائیاں یاد آئیں تھیں جن کا ازالہ رب کی بارگاہ میں ہی ممکن تھا

۔۔۔۔۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔۔۔۔

"اے انسان ایک تیری چاہت ہے، ایک میری چاہت ہے ہو گا وہی جو میری چاہت ہے۔ اگر تو نے سپرد کیا اس میں جو میری چاہت ہے، تو میں تجھے وہ دونگا اس میں جو تیری چاہت ہے۔۔ لیکن اگر تو نے وہ کیا جس میں تیری چاہت ہے تو میں تجھے تھکا

دوں گا اس میں جو تیری چاہت ہے۔۔ پھر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ بھی بھٹک گئی تھی ان راستوں میں جن راستوں کی منزل تھکن تھی رسوائی تھی اور واپس اسے اپنے رب کی طرف ہی انا تھا۔۔۔۔

یااللہ اے میرے اللہ پوری دنیا کے خالق ومالک ہمیں سیدھی راہ دیکھانے والے مجھے بھی راہ راست پر لیا میں نے تیری نافرمانی کی ان راستوں پر چلی جن سے تو نے منع فرمایا میں نے بہت ظلم کیا اپنی جان پر میں مانتی ہوں میرے اعمال کی وجہ سے میرا دل سیاہ ہو چکا ہے سارے جہانوں کے رب مجھے معاف کر دے تیری رحمت بہت بڑی ہے اس رحمت کے سائے میں جگہ دے دے تو تو بہت مہربان ہے مجھ پر رحم فرما اپنی رحمت سے میرے دل کو دھو دے مجھ بد کردار کو پاکیزہ کر دے تجھے تیرے محبوب کا واسطہ تمام نبیوں کا، اولیاءاللہ کا، صحابہ کرام کا، ازواج مطھرات کا، نیک لوگوں کا واسطہ مجھ سے راضی ہو جا، مجھے تھام لے، تو نے نہ تھامہ تو کہاں جاونگی اپنی سیاہ کاربندی کو تھام لے کرم کر دے مجھے ایسا بنا دے کہ تجھے پسند اجاوں اج ٹوٹے ہوئے گناہوں سے بھرے ہوئے دل کو تیری بارگاہ میں لائی ہوں اپنی رحمت سے جوڑ دے مجھے معاف

کر دے معاف کر دے معاف کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کے اس پہر وہ اللہ کے سامنے گریہ وزاری کر رہی تھی اس سناٹے میں اسکی سسکیاں پھیلی ہوئیں تھیں کون جانتا تھا وہ اج کیا پانے والی ہے وہ تو خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہی تو فیصلہ کرتا ہے پتھر کے مقدر کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کسے ٹھوکر پہ رکھنا ہے کسے اسود بنانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج سجدہ میں جو اسے سکون ملا تھا شاید ہی کبھی زندگی میں ایسا سکون ملا ہو دل ایسا ہلکا پھولکا ہو گیا تھا جیسے دل پر بوجھ ہی نہ ہو وہ ایک دم پر سکون ہو گئ تھی نماز ادا کر کے وہ اپنے

کمرہ میں آئ اور بیڈ پر دراز ہو گئ تھوڑی

دیر بعد نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔۔

جبکہ ایمن نے محبت کی ہی نہیں تھی محبت لینے کا نام نہیں بلکہ دینے کا نام ہے ایمن کو جنون تھا پا لینے کا اور اس کے اس جنون نے اسے ایسے اندھے کنویں میں دھکا دے دیا تھا جہاں سے نکلنا اب ناممکن ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فجر میں اسکی انکھ خود بہ خود کھل گیٔ جلدی سے بستر چھوڑا وضو کر کے نماز کیلیئے کھڑی ہو گیٔ اب اسے فجر میں اٹھنے میں مشکل نہیں ہوتی تھی۔۔۔ نماز ادا کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرنے مشغول ہو گیٔ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اسکا معمول بن گیا تھا جس کو رب نے تھامنا ہوتا ہے اسے ازمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے

ہاں کبھی کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایسا لمحہ آتا ہے کہ ہم ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔۔۔ ہم جیسے ٹوٹ جاتے ہیں، بکھر جاتے ہیں، بے پناہ بلک اٹھتے ہیں اور پھر وہ اللہ ہی کی وفا تو ہوتی ہے جو پھر سے ہمیں تھام لیتی ہے وہ ایک اور اس کی سچی وفا جو ہماری ہے۔۔۔۔ وہ ایک مخلص و مہربان جو پل پل ایک لمحہ بھی غافل ہوئے بنا اپنی توجہ ہماری ہی جانب کیئے ہمارے ہی رجوع کرنے کا منتظر ہوتا ہے۔۔۔ تو وہ جب اپنے تھام لینے کا احساس دیتا ہے تو اس لمحہ ایسا ہی لگتا ہے جیسے صحرا میں کسی نے بارش کر دی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے بنجر زمین کو کسی نے شاداب کر دیا ہو۔۔۔۔۔۔ مردہ جان میں کسی نے زندگی پھونک دی ہو۔۔۔ زندگی محسوس کرنے کیلیۓ موت سے تو گزرنا ہی پرتا ہے

ملیحہ بھی اسی لمحات سے گزری تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وفا تیری ہی تھامے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹوٹ کر بکھرنے تو دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ جو مجازی محبت ہوتی ہے نا، یہ آزمائش ہوتی ہے دل کی، انسان کے دل کی، اس کے عظم کی، اسکے مستقل مزاجی کی آزمائش۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ پہلے انسان کے دل میں مجازی محبت کا بیج بوتا ہے، پھر اس مجازی کو آزمائشوں میں جلا کر کندن بنا دیتا ہے جب انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے، نرم ہو جاتا ہے اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک کی محبت اس میں گھر کر سکے تو اللہ پاک اس دل کو اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پتا ہے اللہ ایک انسان کیلیئے دوسرے انسان کی محبت کا انتخاب پہلے کیوں کرتا ہے؟؟ اللہ تعالیٰ ازماتا ہے انسان کو اس کے ہی جیسے دوسرے انسان کے ذریعے۔۔۔کیوں آزماتا ہے؟؟؟تاکہ اسکے دل کی آزمائش ہو سکے۔۔۔اس کے دل کو ایک کا ہو کر رہنا آتا بھی ہے یا نہیں۔؟؟اور جب انسان اسی دوسرے انسان کے ہاتھوں ٹوٹ جاتا ہے جس نے اسے اپنا بنا رکھا ہوتا ہے پھر سب سے پہلے اللہ ہی یاد آتا ہے اور اللہ ہی یاد رہ جاتا ہے۔۔۔۔ہر محبت ہر تعلق ہر رشتے کی ڈور اس مہربان، محبت کرنے والے رب کائنات سے جڑ جاتی ہے۔۔۔یہ جو مجازی محبت ہوتی ہے نہ یہ بس پہلا قدم ہوتا ہے ۔۔بارش کا پہلا قطرہ ہماری مٹی میں کہاں جذب ہوتا ہے پتا ہی نہیں چلتا

بس پھر محبت باقی رہتی ہے اور اللہ۔۔۔۔۔۔

ملیحہ نے اللہ کی محبت کو پالیا تھا اسے اب کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی نہ ہی اس بات کی کہ جہانگیر اب اسکی زندگی میں ہے بھی یا نہیں کیوں کہ اللہ کی محبت میں اس نے سکون قلب پایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ نے مجازی محبت میں ٹوٹ کر، بکھر کر، کرچی کرچی ہو کر، حقیقی محبت کو پالیا تھا جس میں نہ رسوائی کا ڈر اور نہ محبت چھوٹ جانے کا اندیشہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو یہ تھا ملیحہ کا اور ان تمام لوگوں جو عشق مجازی سے عشق حقیقی کی طرف آئے۔۔۔۔۔۔

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews